© rasailojaraid.com

شعر و ادب

مٹ گئے کتنے نشاں ، یاد نہیں!

مولانا عبدالرحمٰن عاجز۔ مالیرکوٹلوی

رُوح تھی سجدہ کناں، یاد نہیں
کون تھا جلوہ فشاں، یاد نہیں

دلِ پُر شوق و نگاہِ بے تاب
تو یہاں تھا کہ وہاں، یاد نہیں

صبح دم جو سرِ گردوں گونجی
آہِ دل تھی کہ اذاں، یاد نہیں

جانے آئے ہیں کہاں سے ہم لوگ
اور جانا ہے کہاں، یاد نہیں

چاندنی رات میں سونے والو
تم کو مدفن کا سماں، یاد نہیں

کھو دیا اُس نے سبھی کچھ کہ جسے
مقصدِ عمرِ رواں ، یاد نہیں

بحرِ عصیاں کا تموج مت پوچھ
کتنے ڈوبے ہیں یہاں، یاد نہیں

اشک اُمڈ آئے تو معلوم ہوا
کب اٹھا دل سے دھواں، یاد نہیں

اب تو سانسوں سے بھی آنچ آتی ہے
کب سے ہوں شعلہ بجاں، یاد نہیں

کس طرح گذرے ہیں لحاتِ حیات
قصّۂ خوابِ گراں، یاد نہیں!

بھر لے پھولوں سے نظر کا دامن
کیا تجھے دورِ خزاں، یاد نہیں

کتنے رخصت ہوئے بے گور و کفن
مٹ گئے کتنے نشاں، یاد نہیں!

عالمِ نزع تھا جب آنکھ کھلی
کب ہوئی بند زباں، یاد نہیں

چل بسے کتنے مکیں اے عاجز
کتنے اُجڑے ہیں مکاں ، یاد نہیں

© rasailojaraid.com